مسلمان ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح اسلامی حکومت کو وہ وقعت اور محبوبیت حاصل ہو جاتی ہے۔ جو کسی اور حکومت کو نصیب نہیں ہوتی۔

اسلامی حکومت کے برعکس جس کا ماخذ شریعت ہے۔ مغربی سیاسی نظام کو جس کی اساس قوم کی فرمانروائی ہے۔ سعید حلیم ناقص تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ پوری احتیاط اور غور و فکر کے باوجود اس میں وہ خرابیاں موجود ہیں۔ جو انسان کی فطری کمزوری کا لازمی نتیجہ ہیں۔ چنانچہ اس نظام میں حریت، مساوات اور اخوتِ انسانی کے تصورات کامل طور پر روبہ عمل نہیں لائے جا سکتے۔ قوم کی فرمانروائی کا نتیجہ قومی نیابت کی شکل میں نکلا ہے۔ جو جماعتی کش مکش اور طبقہ واری اختلافات کی جڑ ہے۔ قومی مفاد کے دعویدار صرف اپنے اغراض کے حامی ہوتے اور صرف اپنے طبقہ کا خیال رکھتے ہیں۔ قومی نیابت کے تصور نے جمہوریت کے نام سے اقلیت پر اکثریت کا پورا اقتدار قائم کر دیا ہے۔ اور اس کو وسیع اختیارات دے دیئے ہیں۔ اور اکثریت حاصل کرنے یا اس کو برقرار رکھنے کے لئے عجیب عجیب طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ اکثریت کی حکومت کا نظریہ قانون سازی و حکمرانی کا اقتدار ایک فریق کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ اور یہ اقتدار جبر و استبداد کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ طبقہ واری مفاد کے مدنظر قانون سازی ہوتی ہے۔ اور اقلیت خواہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو حکومت و قانون سازی میں حصہ سے محروم رہتی ہے۔ مغربی نظام میں ایک اور بڑی خرابی یہ ہے کہ قانون سازی کا اختیار محض تعداد کی بنا پر حاصل ہو جاتا ہے۔ خواہ اُس کی اعلیٰ قابلیت و صلاحیت مفقود ہی کیوں نہ ہو۔ مغرب کے سیاسی نظام میں نقائص کا بنیادی سبب یہ ہے کہ وہ ایک ایسے تمدن کی ضروریات پوری کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ جو بذاتِ خود ناقص ہے۔ اس طرح مغربی سیاسی نظام مغربی تمدن کے حسب حال ہے لیکن مسلمانوں کے لئے مفید نہیں۔ مغربی نظامِ سیاست پر تنقید کرنے کے بعد سعید حلیم پاشا اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے یہ لازمی ہے۔ کہ مسلم ممالک میں اسلامی سیاسی نظام قائم کیا جائے۔ یہ اصلاحِ امت کی اہم ترین اور بنیادی شرط ہے کیونکہ معاشرہ کو اسلامی بنانے کا موثر ترین عملی ذریعہ حکومت ہے۔

مسلمانوں کے سیاسی نظام پر بحث کرتے ہوئے سعید حلیم پاشا نے یہ خیال ظاہر کیا بلکہ بہترین سیاسی نظام وہ ہے جو کسی قوم کے تمدن کے مطابق ہو۔ چونکہ اسلامی تمدن کی اساس شریعت ربانی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے بہترین حکومت وہی ہو گی جس کا ماخذ شریعت ہو۔ شریعت پر مبنی حکومت میں وہ نقائص نہ ہوں گے جو مغربی نظام میں پوری احتیاط کے باوجود ہیں۔ اسلامی حکومت شریعت کے اقتدار کے تصور پر مبنی ہو گی۔ اس میں آزادی، مساوات اور اخوت کے تصورات صحیح معنوں میں اور عملی طور پر موجود ہوں گے اس میں طبقہ واری کش مکش مفقود ہو گی۔ اور باشندوں میں کامل صلح و ہم آہنگی ہو گی۔ اسلامی نظام میں مقاصد کا اختلاف نہ ہو گا۔ اس لئے سیاسی فرقہ بازی بھی نہ ہو گی۔ مغرب میں حکمران فریق کے سوا تمام فریق موجودہ حکومت کا تختہ الٹ دینے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ لیکن اسلامی حکومت میں ہر ایک کی یہ کوشش ہو گی۔ کہ حکومت و تمدن کو زیادہ مستحکم، پائدار اور مکمل بنایا جائے۔

اسلامی نظام حکومت کی وضاحت کرتے ہوئے سعید حلیم پاشا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ اسلامی مملکت میں جو پارلیمنٹ یا مجلس ہو گی اس کو قانون سازی کا حق نہ ہو گا۔ بلکہ وہ شریعت کے احکام کو دانش مندی اور عدل گستری کے ساتھ روبہ عمل لانے کے

لئے ہوگی۔ اس مجلس کے ارکان کو قوم منتخب کرے گی۔ اور یہ نمائندہ جماعت حکومت عاملہ پر کامل نگرانی رکھے گی تاکہ قوم پر حق و انصاف کے ساتھ حکومت کی جائے اور قومی نشو و نما و ہمہ جہتی ترقی کے فرض سے حکومت کوئی غفلت نہ برت سکے۔ مجلس کے ارکان ایک دوسرے کے رقیب نہ ہوں گے۔ بلکہ سب ایک مشترک مقصد کے لئے کام کریں گے اور ان سب کا مطمح نظر یہی ہوگا کہ قوم پر انصاف و دیانت اور عقلمندی کے ساتھ حکومت کی جائے۔ اور اسلامی شریعت کے اخلاقی و معاشری مقاصد کے حصول و تحفظ کے لئے حکومت اپنے فرائض بخوبی انجام دے۔ چنانچہ اسلامی مملکت میں سیاسی فرقہ بندی نہ ہو سکے گی۔ نیز کسی خاص طبقہ یا مفاد کی نمائندگی کا بھی سوال نہ ہوگا۔ کیونکہ اس مملکت میں کسی قسم کی قانونی عدم مساوات نہ ہوگی۔ اسی طرح مجلس اعیان یا کسی خاص طبقہ یا فرقہ کے مفاد کے نمائندہ ایوان اعلےٰ کے لئے بھی اسلامی مملکت میں کوئی گنجائش نہیں۔ اس قسم کے مخصوص اداروں کی ضرورت توازن و ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ اور یہ شے اسلامی تمدن خود بخود پیدا کر دیتا ہے۔ اس لئے اس تمدن میں ایسے اداروں کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔

نظم و نسق کی نگرانی کرنے والی مجلس کے علاوہ اسلامی مملکت میں احکام شریعت کی دانشمندانہ وضاحت اور صحیح تعبیر کے لئے بھی ایک مجلس ہوگی۔ یہ اتنا اہم کام ہے۔ جو وہی اشخاص انجام دے سکتے ہیں جن میں اس کی قابلیت اور فنی مہارت ہو۔ چنانچہ اس مجلس کی رکنیت کے لئے بنیادی شرط قابلیت ہے۔ علوم شریعت میں تجربے کے علاوہ اعلےٰ درجہ کے اخلاقی اوصاف، حکمت و دانش، اعتدال پسندی، عاقبت اندیشی، نفسیات دانی، اصابت رائے، بلند کرداری اور نیک اعمالی جیسی خوبیوں سے بہرور افراد ہی اس منصب کے مستحق ہو سکیں گے۔ درحقیقت ایسے ہی لوگ قوم کی نظر میں معزز و محترم ہوں گے اور ان کی بنائی ہوئی فقہ محبوب و محترم اور زندہ قوانین کا مرتبہ حاصل کر سکے گی۔

صدر حکومت اور شعبۂ عاملہ کے متعلق سعید حلیم پاشا کا یہ نظریہ ہے۔ کہ اسلامی حکومت جس کا ماخذ شریعت ہے۔ دراصل شریعت کی خادم و پاسبان ہے۔ اس لئے اس کو ممکنہ حد تک قوی اور با اختیار ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ ان تمام اخلاقی، مادی اور تمدنی وسائل سے کام لے سکے جو شریعت سے پورا فائدہ حاصل کرنے کے لئے لازمی ہیں۔ صدر حکومت کو قوم منتخب کرے اور حق حکمرانی اس کے تفویض کر دیا جائے۔ لیکن اختیار حکمرانی میں قوم کے دوسرے افراد بھی شریک ہوں جن کو صدر حکومت وہ اختیارات تفویض کر دے جن سے کام لے کر یہ لوگ صدر حکومت کے نائب بن کے نظم و نسق کو خوبی کے ساتھ چلا سکیں۔ صدر حکومت کا اہم فرض ملک کے سیاسی نظام میں توازن قائم رکھنا ہے تاکہ یک جہتی و ہم آہنگی برقرار رہے۔ صدر حکومت کو جو اختیارات حاصل ہوں گے وہ قوم کے تفویض کردہ ہوں گے۔ اور ان تفویض کردہ اختیارات کا ماخذ شریعت ہے۔ لہٰذا صدر حکومت اور اس کے نائبین شریعت کے وکلاء اور محافظین کے سامنے اصالتاً جوابدہ ہیں۔ اس طرح قوم یا اس کی نمائندہ مجلس یا مجالس کے سامنے حکومت عاملہ کی ذمہ داری متعین ہو جاتی ہے۔ اور نا اہل، غلط کار یا بد اخلاق حکمران یا عہدہ دار کو قوم بہ آسانی برطرف کر سکتی ہے۔

حکومت عاملہ کے بارے میں سعید حلیم پاشا کا یہ نظریہ ہے۔ کہ اس کو اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے آزادیٔ عمل حاصل ہو، اور

اس پر مجلس کی نگرانی کا مقصد حکم چلانا اور روکاوٹیں ڈالنا نہیں بلکہ قومی مفاد کے مدنظر نگرانی رکھنا ہے۔ مجلس اور عاملہ میں اختلاف کی صورت میں صدر حکومت مداخلت کرے اور اختلافی مسئلہ کا فیصلہ قومی مفاد کے مطابق کیا جائے۔

دیگر مسائل مسلمانوں کے معاشرہ کو اسلامی بنانے کے ضمن میں سعید حلیم پاشا نے "اسلام لشمق" میں سیاست کے علاوہ اخلاقی، معاشری اور اقتصادی مسائل اور اُن کی اصلاح کے طریقوں پر بھی تفصیل سے بحث کی ہے۔ اور اُن کے نظریات کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ میں ہر شخص قانون کی نظر میں مساوی ہو ذکور و اناث دونوں کے ہر فرد کو تعلیم دی جائے۔ صغیر سن بچوں خاص کر یتامیٰ کی تعلیم و تربیت اور اُن کے حقوق اور املاک کے تحفظ کا پورا انتظام کیا جائے۔ غریبوں اور محنت کشوں کے حقوق کا پورا لحاظ رکھا جائے۔ عورتوں کے تمام حقوق کی حفاظت کی جائے۔ نکاح کی حیثیت ایک معاشرتی عہد و پیمان کی ہو نہ کہ عورت کی غلامی اور عمر قید کی۔ طلاق فسخ نکاح اور نکاح ثانی کے لئے مناسب آسانیاں پیدا کی جائیں تاکہ یہ مسائل مشکلات اور بدنامی کا ذریعہ نہ بنیں۔ بداطواری کی روک تھام کے لئے مناسب تدبیروں کے ساتھ مردوں اور عورتوں دونوں کو زیادہ سے زیادہ آزادی دی جائے۔ جو دونوں کی فلاح و بہبود، اولاد کے حقوق اور معاشرہ کے لئے مضر نہ ہو۔

اسلامی معاشرہ میں اقتصادی نظام کی خصوصیت معاشی انصاف ہے اور سعید حلیم پاشا دولت حاصل کرنے کے ناجائز طریقوں کے شدید مخالف ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ سود خواری اور ضروریات زندگی کی فراہمی میں ناجائز منافع کمانے والوں کا سد باب کرنے کے لئے سخت قوانین بنائے جائیں۔ کیونکہ دولت حاصل کرنے کے ایسے ناجائز طریقے ہی دراصل اقتصادی جنگ اور طبقہ داری کشمکش کا بنیادی سبب ہیں جو معاشری سلامتی کو خطرہ میں ڈال دیتے ہیں۔ اسلامی مملکت میں زکوٰۃ کی باضابطہ وصولی اور بیت المال کا انتظام اس طرح ہونا ضروری ہے۔ جو دولت کی منصفانہ تقسیم کر سکے نیز اسلامی قانونِ وراثت نافذ کیا جائے تاکہ افراد بے حساب دولت جمع نہ کر سکیں اور اولاد اپنے مناسب حصہ سے محروم نہ ہو سکے۔ اقتصادی اور اخلاقی نقطۂ نظر سے صدقات و خیرات کی طرف عام رجحان ہونا بھی بہت مفید اور ضروری ہے اور اسکو فروغ دینے کی کوشش کی جائے۔

دوسری اقوام کے بارے میں سعید حلیم پاشا کا یہ نظریہ ہے کہ مسلمان اسلامی احکام کے مطابق غیر اقوام سے تعلقات قائم کریں۔ ان سے جو معاہدے کئے جائیں ان کا احترام کریں۔ ملک گیری کی ہوس اور حق و انصاف کو نظر انداز کرنے کے رجحان کا سد باب کریں۔ اور جب مسلمان کسی قوم سے برسر جنگ ہوں تو جنگ کے متعلق اسلامی ضوابط کو ملحوظ رکھیں۔ مسلم ممالک میں حربی صلاحیتوں اور دفاعی قوت کی ترقی و استحکام کو سعید حلیم پاشا بہت اہمیت دیتے اور مسلمانوں کی عام فوجی تربیت کو لازمی سمجھتے ہیں۔ تاکہ مسلمان ہمیشہ اتنے طاقتور رہیں کہ مخالف اُن کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں اور اخلاق و تمدن کے وہ تقاضے پورے کئے جا سکیں جو شریعت کا مقصود اصلی ہیں۔

سعید حلیم پاشا نے مسلم اقوام کے زوال کے جو اسباب قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کے اخلاقی، تمدنی و سیاسی اور اقتصادی اصلاح کیلئے جو تجاویز پیش کی ہیں، شریعت کو اسلامی تمدن، اخلاق اور سیاست کا ماخذ قرار دیکر عقلی بنیادوں پر شریعت کی جو تعبیر کی ہے اور علوم طبعی کی اہمیت کو جس دلنشیں انداز میں واضح کیا ہے وہ دور جدید کے مسلم مفکروں کی ایک نئی منزل کی طرف رہبری کرتے ہیں۔ اصلاح امت کے لئے

سید علیم کے نظریات اُن کی اعلےٰ فکری صلاحیتوں کا ثبوت ہونے کے علاوہ ایسی قابلِ عمل تجاویز ہیں جن کو مسلمانوں کی معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی زندگی کی اصلاح و ترقی کے دستور العمل کی اساس قرار دے کر اسلامی نظام حیات کی تجدید کا دشوار کام انجام دیا جا سکتا ہے

مطبوعاتِ بزمِ اقبالؒ

مجلۂ اقبالؒ

مدیر — ایم۔ ایم۔ شریف — بشیر احمد ڈار

سہ ماہی اشاعت — دو انگریزی اور دو اردو شمارے میں۔ قیمت سالانہ دس روپے صرف اردو یا انگریزی شمارے پانچ روپے

کتاب	تفصیل	پائی	آنے	روپے
میٹافزکس آف پرشیا	(انگریزی)، مصنفہ علامہ اقبال	۰	۰	۵
اقبالؒ اور مُلّا	مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم	۰	۱۲	۰
مکاتیب اقبالؒ	بنام خان محمد نیاز الدین خاں مرحوم	۰	۴	۱
تقاریر یوم اقبالؒ	۱۹۵۴ء	۰	۴	۱
علّامہ اقبالؒ	مترجمہ صوفی غلام مصطفےٰ تبسم	۰	۸	۱
جدید سیاسی نظریئے	مصنفہ سی، ای، ایم۔ جوڈ مترجمین عبدالمجید سالک و عبدالمجید	۰	۱۲	۲
غیب و شہود	مصنفہ سر آرتھر اسٹینلے اڈنگٹن۔ مترجم سید نذیر نیازی	۰	۱۴	۲

ملنے کا پتہ: معتمد بزم اقبال و مجلس ترقی ادب - ۲ - نرسنگ داس گارڈن کلب روڈ - لاہور